غزلیں

خورشید ازہر

○

بے سبب وہ نہیں لڑا ہوگا
آپ نے بھی تو کچھ کہا ہوگا

یوں نہیں دار پر چڑھا ہوگا
اُس نے بھی سچ کو سچ کہا ہوگا

جو مصیبت میں کام آتا ہے
وہ یقیناً بہت بڑا ہوگا

جس کے مرنے پہ لوگ روتے ہیں
وہ مسیحا کوئی رہا ہوگا

یہ جو ارتھی اُٹھی ہے دُلہن کی
جانتے سب ہیں کیا ہوا ہوگا

جو صداقت پسند ہو پیہم
بایقیں وہ بھی آئینہ ہوگا

جو ہنسی بانٹتا ہے اے ازہر
وہ بھی اندر سے رو رہا ہوگا

پی ڈبلیوایم اسکول، آزادنگر، جمشید پور (جھارکھنڈ)

سراج عالم زخمی

○

بکھری ہوئی آہوں میں تو رنجور بہت ہیں
کہتے ہیں مگر سب سے کہ مسرور بہت ہیں

حالات ہی کھل کر ہمیں ملنے نہیں دیتے
اور لوگ سمجھتے ہیں کہ مغرور بہت ہیں

اے عشق! مذلت کے سوا کچھ بھی نہ پایا
گرچہ ترے گلیاروں میں مشہور بہت ہیں

اس دل میں محبت کے سوا اور بھی غم ہیں
برباد ہی ہونا ہے تو ناسور بہت ہیں

پہلی سی محبت ہی نہیں شاہجہاں میں
اک تاج بنانے کو تو مزدور بہت ہیں

ہنس دیتے ہیں ہر بات پہ زخموں کو چھپائے
کیا کیجیے عادت سے ہی مجبور بہت ہیں

پیکی، سدھارتھ نگر (یوپی)